رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵ — ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر — الفضل — روزنامہ — قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی — سالانہ للعہ — ششماہی ۸؍ — سہ ماہی ۴؍۱۲

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

قیمت فی پرچہ ایک آنہ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند للعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ — مورخہ ۲۷ صفر ۱۳۵۶ھ — یوم یکشنبہ — مطابق ۹ مئی ۱۹۳۷ء — نمبر ۱۰۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ مئی۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

نظارت دعوت وتبلیغ کی طرف سے مولوی علی محمد صاحب اجمیری رتو چھک ضلع گورداسپور برائے تبلیغ بھیجے گئے۔

مرزا گل محمد صاحب کا بچہ چھاتی پر ایک پھوڑا نکلنے کی وجہ سے بیمار ہے۔ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب نے بفضل خدا پھوڑے کا کامیاب اپریشن کیا ہے احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

آج بعد نماز مغرب مہمان خانہ میں زیر صدارت ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے مجلس ارشاد کا جلسہ ہوا جس میں مولانا عبدالرحیم صاحب نیر اور عبدالسلام ابن ماسٹر علی محمد صاحب بی اے بی ٹی نے انگریزی میں تقریریں کیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کے سوا سب چیزیں ہالکۃ الذات اور باطلۃ الحقیقت ہیں

"اسلام اس بات کا قائل ہے۔ کہ ایک وہ زمانہ تھا۔ جو خدا کے ساتھ کوئی نہ تھا۔ اور صرف وحدت اپنا جلوہ دکھلا رہی تھی۔ اور خدا ایک پوشیدہ خزانہ کی طرح تھا۔ پھر خدا نے چاہا۔ کہ میں شناخت کیا جاؤں۔ تو اس نے اپنی شناخت کے لئے انسان کو پیدا کیا۔ مگر ہم نہیں جانتے کہ کتنی دفعہ وحدت الٰہی کا زمانہ آچکا ہے۔ اس کا علم خدا کو ہے۔ لیکن جیسا کہ دوسری صفات ہمیشہ کے لئے معطل نہیں رہ سکتیں۔ ایسا ہی وحدت الٰہی کی صفت بھی ہمیشہ معطل نہیں رہتی۔ اور کبھی کبھی اس کا دَور آجاتا ہے۔ اور کبھی ذات الٰہی دنیا کو ہلاک کرنا چاہتی ہے۔ اور کبھی پیدا کرنا کیونکہ احیاء اور اماتت دونوں صفات اس کے ہیں۔ اس لئے ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے۔ کہ خدا ہر ایک جاندار کو ہلاک کریگا۔ یہاں تک کہ آسمان اور زمین کو بھی ایسے طور پر تختہ لپیٹ دے گا۔ جیسا کہ ایک کاغذ لپیٹ دیا جاتا ہے اور اس صورت میں تعطل صفات کا لازم نہیں آتا۔ کیونکہ بعض صفات کی جب تجلی ہوتی ہے۔ تو دوسری صفات جو ان کے مقابل پر ہیں۔ اور ان کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتیں۔ وہ کسی دوسرے وقت میں ظاہر ہوتی ہیں۔ اور اس وقت کی منتظر رہتی ہیں اور یہ ایک سلسلہ قدرت کا واقعی ہے۔ جس سے ہلاک کے بعد احیاء لازم پڑا ہوا ہے۔ پس انہی معنوں سے ہم کہتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کی کوئی صفت معطل نہیں ہوتی۔ وہ قدیم سے مخلوق بھی ہے۔ اور ہمیشہ بھی ہے۔ اور کوئی صفت اس کی ایسی نہیں ہے کہ پہلے تھی اور اب نہیں ہے۔ یا اب ہے۔ اور پہلے نہیں تھی۔ غرض ہمارا عقیدہ یہ ہے۔ کہ کوئی چیز خدا تعالیٰ کی وحدت کے ساتھ مزاحمت نہیں کر سکتی۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک بیعت فسخ کرنیوالے کی حقیقت

پچھلے دنوں ایک شخص عبدالعزیز ولد امیر بخش قوم جٹ ساکن چونڈہ ضلع سیالکوٹ کی طرف سے ایک تحریر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو پہونچی جس میں لکھا تھا کہ فہرست مریدان سے میرا نام خارج کردیں۔

اس کے متعلق جب تحقیق کرائی گئی تو حسب ذیل اطلاع موصول ہوئی:۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے یہ شخص احمدی نہیں۔ خاکسار عرصہ پندرہ سولہ سال سے چونڈہ میں رہتا ہے۔ اور اسی وقت سے سلسلہ کا کام کرتا ہے میرے رجسٹر روزنامچہ میں اس کا کہیں نام درج نہیں ہے۔ اگر اس نے کبھی ایک پیسہ چندہ بھی دیا ہوتا تو اس کا نام ضرور درج ہوتا۔ صرف ایک آدھ دفعہ ہمارے ساتھ عید کی نماز میں شامل ہوا ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ میرا نام فہرست مریدوں سے کاٹ دیا جائے۔ میں کہتا ہوں کہ اس کا نام کہیں درج ہی نہیں

خاکسار مستری محمد شفیع سکرٹری انجمن احمدیہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ

بجٹ ۳۸-۱۹۳۷ء کی ترمیموں کے متعلق

اعلان

جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ بالعموم اور عہدہ داران بالخصوص نوٹ فرمالیں۔ کہ ۳۸-۱۹۳۷ء کا بجٹ مقرر ہونے کے بعد اس کی کمی وبیشی کی اطلاعات آئندہ بجائے ساتھ ساتھ بذریعہ ڈاک بھجوانے کے ہر سہ ماہی کے بعد بذریعہ روزنامہ الفضل اکٹھی ایک ہی دفعہ چھپوادی جایا کریں گی۔

چنانچہ مالی سال ۳۸-۱۹۳۷ء کے بجٹوں کی پہلی ترمیمیں جو یکم مئی سے لے کر ۳۱ جولائی تک ہوں گی۔ انہیں شروع اگست ۱۹۳۷ء میں اخبار الفضل میں شائع کردیا جائے گا۔ اسی طرح شروع نومبر شروع فروری اور شروع اپریل میں اور اپریل کی ترامیم اسی ماہ کے اندر اندر متعدد مواقع پر شائع ہوتی رہیں گی۔ جماعتیں مہربانی کرکے اچھی طرح سے نوٹ کرلیں۔ کہ شائع شدہ اطلاعات کے مطابق اپنے اپنے ریکارڈ کو درست کرلیا کریں۔ تا انکے بجٹ کا ریکارڈ ہمارے دفتر کے ریکارڈ کے مطابق رہے۔

ناظر بیت المال قادیان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد جماعت احمدیہ کو

ملک معظم کی تقریب تاجپوشی میں ایک وفادار جماعت کے شایان شان حصہ لیں

نبی سر روڈ (سندھ) ۷ مئی۔ آج بوقت تین بجے بعد دوپہر نبی سر روڈ (سندھ) سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا حسب ذیل تار جناب ناظر صاحب اعلیٰ کو موصول ہوا:۔

جماعت احمدیہ قادیان میں اور بیرونجات میں ملک معظم کی تاجپوشی کی تقریب میں اس شان کے ساتھ حصہ لے۔ جو ہز میجسٹی ملک معظم کی وفادار جماعت کے شایان شان ہے۔

درخواست ہائے دعا

ولی اللہ خان صاحب شاہ آباد سے بحالئے صحت کے لئے منشی مہرالدین صاحب پٹواری نہر جھنگ مقدمہ سے بریت کے لئے اور مولوی محمد صادق صاحب مبلغ اپنی اہلیہ کی صحت کے لئے محمد عالم صاحب قریشی گولیکی الف میں کامیابی کے لئے اور محمد لطیف خان صاحب امرتسر امتحان "گیانی" میں کامیاب ہونے کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

گزشتہ پرچہ کے صفحات

افسوس کہ گزشتہ پرچہ کے صفحات ۳/۴ و ۹/۱۰ کا پی جوڑنے میں غلط ہو گئے۔ اور اس وجہ سے احباب کو تکلیف اٹھانی پڑی۔ ان دو اوراق کو الگ کرکے صفحات کے نمبر دیکھے! لحاظ سے اوراق کی ترتیب کرلیں

ممبران کمیٹی دارالشکر کو ضروری اطلاع

دارالشکر کمیٹی پر ۳۰ اپریل ۱۹۳۷ء کو ایک سال ہو چکا ہے۔ ہر ممبر کو اس وقت تک بارہ اقساط کا ادا کرنا ضروری تھا۔ لیکن حسابات دیکھنے سے معلوم ہوا کہ بعض احباب نے اپنے حصے کی اقساط ادا نہیں کیں۔ تمام ممبران کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ گزشتہ سال کی جمع شدہ رقم اور آئندہ آمد میں سے مجوزہ زمین کی قیمت باقساط ادا کرنے کے علاوہ آئندہ باقاعدہ قرعہ اندازی ہوتی رہے گی۔ اگر قرعہ مجبوراً ماہوار نہ نکالا جاسکا۔ تو دوسرے ماہ ضرور نکالا جایا کرے گا۔ انشاء اللہ۔ اس وقت تین دوستوں کے نام نکل چکے ہیں۔ اور ایک دوست اپنا مکان تعمیر کرچکے ہیں۔ دوسرے بھائی عنقریب مکان بنانے والے ہیں۔ اب ۲۱ مئی ۱۹۳۷ء کو قرعہ نکالا جائے گا انشاء اللہ جن دوستوں کے ذمہ چند اقساط باقی ہیں انہیں چاہیئے۔ کہ فوراً ادا کردیں ورنہ کسی بقایا دار کا نام اس قرعہ میں ڈالا نہیں جاسکتا۔ امور مستفسرہ کے متعلق جناب مولوی قمرالدین صاحب مولوی فاضل سکرٹری دارالشکر کمیٹی قادیان کو لکھا جائے۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری پریذیڈنٹ دارالشکر کمیٹی

جشن تاجپوشی کے موقعہ پر مشاعرہ

ملک معظم کی تاجپوشی کی تقریب پر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے ہال میں ایک علمی مشاعرہ ہوگا۔ طلباء اور اساتذہ سکول کے علاوہ دیگر مقامی شعراء کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ اپنا کلام جو مختصر اور برمحل ہو ماسٹر محمد علی صاحب اظہر کے پاس ۱۰ مئی تک پہونچادیں۔ مشاعرہ کے وقت سے احباب کو بعد میں اطلاع کردی جائے گی۔ داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا جو گنجائش کے مطابق صرف اہل علم دوستوں کو مل سکیں گے۔ خاکسار ابراہیم

رپورٹ مجلس مشاورت جلد شائع ہوگی

بیرونی احباب کی طرف سے مطالبہ کیا جارہا ہے۔ کہ رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۷ء جلد چھپوائی جائے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس کی کتابت اور طباعت کا کام سرگرمی سے کیا جارہا ہے۔ امید ہے بہت جلد چھپ کر تیار ہوجائے گی۔

پرائیویٹ سکرٹری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ صفر ۱۳۵۶ھ

حکومتِ ہند کے شعبہ جات کی نئی تقسیم

آخر حکومتِ ہند نے کامرس۔ اور ریلوے کے شعبوں کو علیحدہ علیحدہ ممبروں کے سپرد کرنے کا اعلان کر ہی دیا۔ یعنی سابقہ طریقِ عمل کے خلاف اب شعبہ کامرس کا انچارج الگ ہوگا۔ اور محکمہ ریلوے جس کے ساتھ ڈاکخانہ تار۔ براڈکاسٹنگ۔ محکمہ پرواز اور سڑکیں وغیرہ بھی شامل کردی گئی ہیں۔ ایک اور ممبر کے حوالے کیا جائے گا ؛

یہ فیصلہ نہ صرف اس لحاظ سے نہایت ہی غیر موزون۔ اور غیر مناسب ہے۔ کہ ریلوے اور کامرس کے محکموں کے متعلق جو سابقہ انتظام چلا آرہا تھا۔ وہ اب ایک ایسے ممبر کے ہاتھوں میں تھا۔ جس کی قابلیت۔ جس کی سرگرمی۔ اور جس کی فراست و دانشمندی کا نہ صرف ہندوستان کا اردو۔ اور انگریزی پریس نہایت شاندار الفاظ میں اعتراف کرچکا ہے۔ بلکہ اعلےٰ سرکاری حلقوں سے بھی بارہا خراجِ تحسین وصول کرچکا ہے وہ اس لئے بھی خلافِ مصلحت۔ اور بے محل ہے۔ کہ نظامِ ملکی میں جو تغیر کیا گیا ہے۔ وہ عنقریب مرکزی حکومت میں بھی رونما ہونے والا ہے۔ اگر یہ صحیح ہے۔ کہ ان شعبہ جات کو علیحدہ علیحدہ کرنے کی تجویز دیر سے زیرِ غور تھی۔ اور کسی نہ کسی وجہ سے ملتوی کی جا رہی تھی۔ تو اور چند ماہ کے لئے ملتوی کردینے سے کوئی حرج واقع نہیں ہو سکتا تھا۔ مناسب یہی تھا۔ کہ فیڈریشن کے قیام تک اور انتظار کیا جاتا۔ اور فیڈریشن کے وزراء کو موقعہ دیا جاتا۔ کہ وہ شعبہ جات کی ترتیب و تقسیم اپنی مرضی کے مطابق کرسکتے۔ اور خواہ مخواہ ان کے رستہ میں مشکلات نہ ڈالی جاتیں ؛

اسی طرح یہ بات بھی قطعاً بنظرِ پسندیدگی نہیں دیکھی جاسکتی۔ کہ ریلوے وغیرہ کے محکمے ایک ہندوستانی ممبر کے قبضہ سے نکال کر ایک انگریز کے سپرد کر دیئے گئے ہیں۔ اور اس طرح ان قوموں کو جو ان محکموں میں اپنے حقوق کے حصول کی امید لگائے بیٹھی تھیں۔ اور جس کے لئے حکومت بار بار ان سے وعدہ کرچکی تھی بے حد مایوس کر دیا گیا ہے۔ اس سے ہمارا یہ مطلب نہیں۔ کہ انگریز ممبر انصاف سے کام نہیں لے گا۔ اور دیدہ دانستہ حق تلفی ہونے دے گا۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ باوجود حق دار کو حق دلانے کی خواہش رکھنے کے اصل حالات تک اس کا پہنچنا بہت مشکل ہوگا ؛

پھر اس لحاظ سے بھی نئی تقسیم کی تعریف نہیں کی جاسکتی۔ کہ محکمہ ریلوے کے ساتھ کئی ایک اور شعبے ملاکر اس کو اتنا بڑا بوجھ بنا دیا گیا ہے۔ کہ اس کی وجہ سے ریلیں اور سڑکیں انچارج ممبر کی پوری توجہ اپنی طرف نہ کھینچ سکینگی۔ نیز ریلوں۔ اور سڑکوں کا ایسی صورت میں ایک ہی ممبر کے سپرد کرنا جبکہ ان کا آپس میں بہت بڑا مقابلہ ہو رہا ہے اور جبکہ محکمہ ریلوے سڑکوں کو اپنا حریف سمجھ کر چاہتا ہے۔ کہ اس پر غلبہ حاصل کرلے۔ ایک ایسی صورت ہے جسے سڑکوں کے ساتھ صریح ناانصافی قرار دیا جاسکتا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ سڑکوں کے ذرائع رسل و رسائل نے بعض حالات میں پبلک کے لئے کافی سہولتیں پیدا کر دی ہیں۔ بلکہ ریلوے والوں کو بھی مجبور کر دیا ہے۔ کہ وہ ریلوں میں سفر کرنے والوں کے ساتھ بہتر سلوک کریں۔ ان کے آرام و آسائش کا خیال رکھیں۔ اور ان کے لئے زیادہ سے زیادہ سہولتیں بہم پہنچائیں۔ لیکن اگر سڑکوں کو کس پرسی کی حالت میں ڈال دیا گیا۔ تو خطرہ ہے۔ کہ محکمہ ریلوے نے اس وقت تک پبلک سے عمدہ سلوک کرنے کے متعلق جس قدر سبق پڑھا ہے اسے بھلا نہ دیا جائے۔ اور بجائے خوشگوار ترقی کرنے کے پہلی حالت میں لوٹ جائے ؛

غرض نئی تقسیم کئی پہلوؤں سے ناتسلی بخش اور یاس انگیز ہے۔ اور کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس وقت جبکہ مرکز میں فیڈریشن کے قیام کا زمانہ قریب آرہا ہے۔ حکومت نے ریلوے کو کامرس سے علیحدہ کرکے۔ اور پھر اسے ایک انگریز ممبر کے سپرد کرکے تدبر۔ معاملہ فہمی۔ اور موقع شناسی کا ثبوت نہیں دیا۔ اور اہلِ ہند کو اصولی طور پر حکومت کے اس فیصلہ سے سخت اختلاف ہے ؛

سابق شاہ برطانیہ اور پارلیمنٹ

ڈیوک آف ونڈسر سابق شاہ برطانیہ نے جن کی اصول پرستی تمام دنیا سے خراجِ تحسین حاصل کرچکی ہے۔ جس شرافت اور متانت کے ساتھ انگلستان کے تخت و تاج کو چھوڑا۔ وہ نہایت ہی قابلِ تعریف ہے۔ وہ اگر چاہتے۔ تو پارلیمنٹ کے لئے کئی قسم کی مشکلات پیدا کرسکتے تھے۔ لیکن انہوں نے ایسا کرنا پسند نہ کیا لیکن پارلیمنٹ کا یہ طریقِ عمل نہایت افسوسناک ہے۔ کہ جہاں شاہی خاندان کے دوسرے افراد کے لئے وظائف مقرر کئے گئے ہیں۔ وہاں ڈیوک آف ونڈسر کو بالکل نظر انداز کردیا گیا ہے۔ چنانچہ لنڈن سے آمدہ تازہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ مجلس منتخبہ کی سفارشات کے بعد چار لاکھ دس ہزار پونڈ کے شاہی وظائف کی جو فہرست تیار کی گئی ہے۔ اس میں ڈیوک آف ونڈسر کا ذکر تک نہیں ؛

کانگرس کی قراردادِ کراچی

مسلمانوں کو کانگرس میں شامل ہونے کی تحریص دلانے کے لئے اقلیتوں کے مذہبی اور تمدنی حقوق کی حفاظت کے متعلق کانگرس جس قرارداد کا حوالہ دے رہی ہے۔ اس میں اگرچہ عام رنگ میں مذہب اور مذہبی معاملات میں کامل آزادی کا اطمینان دلایا گیا ہے۔ لیکن ظاہر ہے۔ کہ اس قسم کی آزادی کو نہایت آسانی کے ساتھ قیامِ امن کے بہانہ کی نذر کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً کہا جاسکتا ہے۔ کہ گائے کی قربانی سے چونکہ ایک قوم کے جذبات مجروح ہوتے ہیں اسلئے اس کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اور اس طرح مسلمانوں کو ان کے ایک مذہبی حق سے محروم کیا جاسکتا ہے علاوہ ازیں اس قرارداد میں اس امر کا بھی مطلقاً ذکر نہیں۔ کہ آزاد ہندوستان میں ہر شخص کو اپنے مذہب کی اشاعت اور اس کی تبلیغ کا پورا پورا حق ہوگا۔ اور تبدیلیٔ مذہب کی کھلی اجازت ہوگی۔ باخبر لوگوں کا بیان ہے۔ کہ کانگرس نے کراچی کی قرارداد میں عمداً ایسی باتوں کو نظر انداز کیا ہے۔ کانگرس کو چاہیئے۔ کہ ایسی باتوں کی وضاحت کردے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر مبایعین کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے خطبات

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے اعتراضات کے جواب

۲

کامیابی کا اعتراف

ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:۔

"میاں صاحب اگر حضرت مسیح موعود کے بیٹے نہ ہوتے اور قادیان مرکز نہ ہوتا اور کوئی مبہم پیشگوئی جس سے لوگوں کی آنکھوں پر پردہ ڈالا جا سکے اور انصار اللہ پارٹی ان کی پشت پر نہ ہوتی۔ تو پھر ہم دیکھ لیتے کہ میاں صاحب اپنے عقائد باطلہ کے ساتھ کس طرح کامیاب ہو جاتے"۔

(پیغام ۲۳ را پریل)

گویا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامیابی اہل پیغام کو بھی مسلم ہے حتیٰ کہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب جن کے لئے اپنے "حضرت امیر" کی ناکامی سوہان روح بنی ہوئی ہے۔ انہیں بھی اس کامیابی سے انکار نہیں۔ ہاں آپ اس کامیابی کو اللہ تعالیٰ کی نصرت کا نتیجہ ماننے کے لئے تیار نہیں بلکہ اسے بعض اسباب کا نتیجہ قرار دیتے ہیں

خدا کے پیدا کردہ تائیدی اسباب

غور فرمائیے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے ہیں۔ تو یہ شرف خدا تعالیٰ نے بخشا۔ اور اگر آپ نے قادیان کو مرکز رکھا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کی تعمیل فرمائی۔ کیا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صاف طور پر تحریر نہیں فرمایا۔ "یہ ضروری ہوگا۔ کہ مقام اس انجمن کا ہمیشہ قادیان رہے۔ کیونکہ خدا نے اس مقام کو برکت دی ہے۔" (الوصیت صفحہ ۲۵)

اب فرمائیے قادیان کو مرکز بنانے کی توفیق محض فضل الٰہی ہے یا نہیں؟ ۱۹۱۴ء میں جماعت احمدیہ میں اختلاف ہوتا ہے۔ اگرچہ یہ اختلاف دراصل عقائد کا اختلاف نہ تھا لیکن اسے عقائد کے اختلاف کی صورت دی گئی۔ ایک جماعت کو خدا نے توفیق بخشی۔ کہ اس کا مرکز وہی مقام ہو جسے ہمیشہ کے لئے مرکز بنانے کی وصیت بانی سلسلہ احمدیہ نے فرمائی اور اسے "رسول کا تخت گاہ" (دافع البلاء صفحہ ۱۰) قرار دیا۔ مگر دوسرے فریق نے اس مقدس مقام کو چھوڑ دیا۔ ہاں ان لوگوں نے اپنی جائدادیں اور مکان بھی فروخت کر دیئے۔ تا انہیں کبھی اس مرکز سے وابستگی کا خیال بھی پیدا نہ ہو۔ بہر حال قادیان کا مرکز ہونا قابل اعتراض نہیں بلکہ دلیل صداقت ہے اور اگر بالفرض یہ کامیابی کا موجب ہوا ہے۔ تو یہ سبب خود خدا تعالیٰ کا ہی پیدا کردہ ہے۔ اس پر اعتراض کرنے کے کیا معنے؟

مبہم پیشگوئی

تیسری چیز جس کو ڈاکٹر صاحب نصرت الٰہی کے خلاف سمجھتے ہیں۔ وہ بقول ان کے "مبہم" پیشگوئی کا وجود ہے جو پیشگوئی آج تک ڈاکٹر بشارت احمد ایسے تبحر علمی کے مدعی کو "مبہم" نظر آ رہی ہے۔ کیا اس کا وجود جماعت احمدیہ کو "عقائد باطلہ" کے ماننے پر مجبور کر سکتا تھا؟ ہرگز نہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق نہایت واضح پیشگوئیاں موجود ہیں۔ ان سب پیشگوئیوں کو یہاں درج کرنے کا موقعہ نہیں۔ لیکن ہم ڈاکٹر صاحب کو بتلانا چاہتے ہیں کہ ان پیشگوئیوں کا تو غیر مبایعین کو بھی اقرار ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

(۱) "کون اس سے انکار کرتا ہے۔ کہ حضرت صاحب کی تمام اولاد بشارت اور الہام کی اطلاع سے پیدا ہوئی ہے۔ اور وہ سب مومن صالح اور نیک ہیں۔ بے شک وہ ذریت طیبہ ہیں۔"

(ضمیمہ پیغام صلح ۹ را پریل ۱۹۱۴ء)

(۲) "سبز اشتہار کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ مصلح موعود عمر پانے والا ہوگا۔ جیسا کہ حضرت صاحب سبز اشتہار میں ایک جگہ لکھتے ہیں کہ شاید مصلح موعود اور عمر پانے والا یہی لڑکا ہوگا۔ تو فضل عمر کے نام سے پتہ لگتا ہے۔ کہ حضرت صاحب کو جس مصلح موعود کی خبر دی گئی تھی۔ اس کے ساتھ اس کی عمر پانے کی بھی خبر فضل عمر نام رکھنے سے بھی بتائی گئی ہوگی ہمیں حضرت صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب کے موعود لڑکا ماننے میں کوئی بھی عذر نہیں" الخ

(پیغام ۲۹ رمارچ ۱۹۱۴ء)

اگر یہ ساری کامیابی اسی "مبہم پیشگوئی" کا نتیجہ ہے۔ تو غیر مبایعین میں سے وہ لوگ جو خود اس امر کا اعتراف کرتے ہیں کیوں سلسلہ میں داخل نہیں ہو گئے ڈاکٹر صاحب "مبہم پیشگوئی" کو کامیابی کا ذریعہ بتاتے ہیں۔ اور اسے نصرت الٰہی ماننے سے منکر ہیں حالانکہ میں کہتا ہوں۔ اگر نہایت واضح پیشگوئی بھی ہوتی۔ تب بھی کامیابی خدا کی نصرت کا ہی ثبوت ہوتی۔ کیونکہ ایسی پیشگوئی خود اپنی ذات میں نصرت الٰہی کا زبردست ثبوت ہے۔

انصار اللہ کی پارٹی

ڈاکٹر صاحب کی سادگی یا کمال مغالطہ دہی کا ثبوت اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ آپ اس کامیابی کا ایک سبب انصار اللہ کی پارٹی کو بتا رہے ہیں۔ حالانکہ اول تو انصار اللہ کی یہ حیثیت ہی نہ تھی۔ کہ وہ جماعت کی رائے پر اثر انداز ہو سکے۔ اور نہ ہی ان کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ ظاہری حالات کے لحاظ سے اثر واقتدار صدر انجمن احمدیہ کے سکرٹری اور ممبر صاحبان کا ہی ہو سکتا تھا۔ یا پھر ان کا اثر ہو سکتا تھا۔ جو اپنے کارناموں کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنے کے عادی ہیں۔ اور جو خزانہ پر قابض تھے۔ لیکن اگر بالفرض انصار اللہ کی غیر معمولی کثرت تھی۔ اور انہیں غیر معمولی اہمیت حاصل ہو چکی تھی۔ تو پھر یہ خدا کا فضل تھا۔ کہ اس نے انہیں تائید خلافت ثانیہ کے لئے متعین فرمایا اور ان کے ذریعہ دشمنان خلافت کے منصوبوں کو خاک میں ملا دیا۔ بہر حال یہ سب امور خود نصرت الٰہی کا ثبوت ہیں۔ اور نصرت الٰہی کا یہ ظہور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صداقت پر درخشندہ برہان ہے۔

غیر مبایعین کی ناکامی

آج ڈاکٹر صاحب ان امور کو پیش کر کے کامیابی کو اسباب کے پردہ میں چھپانا چاہتے ہیں۔ مگر ذرا دہ (?) سینہ پر ہاتھ رکھ کر بتائیں۔ کیا اس تئیس سال کے لمبے عرصہ میں غیر مبایعین نے ان اسباب میں سے ہر سبب کو باطل کرنے کے لئے پورا زور نہیں مارا۔ کیا انہوں نے ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ بنصرہ کو "فرزند نوح علیہ السلام" کہہ کر ان کی قبولیت کو مٹانے کی سر توڑ کوشش نہیں کی۔ یا ابھی تک نہیں کر رہے؟ پھر کیا انہوں نے قادیان کے خلاف گندے سے گندے الزام نہیں لگائے۔ اور اس کی مرکزیت کو توڑنے کے لئے امکان بھر جد وجہد نہیں کی۔؟ اور کیا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات سے چند دن پہلے ہی علی الاعلان لاہور کے متعلق یہ کہنا شروع نہ کر دیا تھا کہ

196

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"آخر حضرت مسیح موعودؑ کے یہاں وفات پانے سے کچھ خصوصیت تو اسے بھی ملنی چاہیئے"

(پیغام ۱۰ - مارچ ۱۹۱۴ء)

پھر کیا تاریخ احمدیت اس بات کو نظر انداز کر سکتی ہے۔ کہ قادیان میں مختلف اوقات میں فتنوں کا برپا کرانا اہلِ پیغام کا دل پسند مشغلہ رہا ہے؟ وہ ہر فتنہ کو ہوا دیتے رہے ہیں۔ ہاں پھر کیا وہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ انہوں نے بار بار قادیان کو اپنا مرکز بنانے کی کوشش نہیں کی۔ کیا مولوی محمد علی صاحب نے اپنی انجمن کے لئے مقبرہ بہشتی بنانے کے لئے زمین نہیں خریدی تھی۔ جسے پیغامیوں میں سے بعض نے "الوؤں" کی لستی کے لئے قرار دیا تھا حتےٰ کہ وہ جگہ "الوؤں کا مقبرہ" کے نام سے مشہور ہو گئی۔ مگر پھر نامعلوم وجوہات سے مولوی صاحب نے اسے فروخت کر دیا۔ غرض ہر ممکن کوشش کی گئی۔ مگر ناکام رہے۔ نہ قادیان اہلِ پیغام کا مرکز بن سکا۔ اور نہ ہی وہ اس مرکز کی اہمیت کو گرا سکے۔ بالآخر انہوں نے ہر اس چیز سے بیزاری کا اظہار کیا۔ جو "قادیانی" ہے۔ اور غیر احمدیوں کے ہم نوا بن کر "قادیانی دجل" تک کے الفاظ استعمال کرتے ہوئے انہوں نے شرم محسوس نہ کی۔ تا قادیان کی مرکزی حیثیت کو کمزور کیا جائے۔ مگر آج لمبے عرصہ کے بعد ڈاکٹر صاحب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی کامیابی کو محض قادیان کی مرکزیت کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔

"مبہم پیشگوئی" کے خلاف جس قدر اہلِ پیغام نے زور لگایا۔ اور جس طرح مخلوقِ خدا کو مغالطہ میں رکھنے کی کوشش کی۔ اس کا انکار تو ڈاکٹر صاحب سے بھی نہیں ہو سکتا۔ یہی حال انصار اللہ کے خلاف جد و جہد کا ہے غیر مبائعین نے ہر ناجائز طریق پر ممبرانِ انصار اللہ اور بزرگانِ سلسلہ کو بدنام کرنا چاہا۔ اور ابھی تک ڈاکٹر صاحب ایسے لوگ آزادانہ طور پر "پیغامِ صلح" کے صفحات پر وہ ناپاک افترا شائع کر رہے ہیں۔ میں اس جگہ ڈاکٹر صاحب کو بتانا چاہتا ہوں۔ کہ "مبہم پیشگوئی" تو بقول آپ کے سچے عقائد والوں کو کامیاب نہ کر سکی۔ چہ جائیکہ وہ "عقائد باطلہ" والے کی کامیابی کا سبب بن جاتی۔ آپ کو شائد یاد نہ ہو۔ آپ ۱۰ - فروری ۱۹۱۴ء کے "پیغامِ صلح" میں "قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ۔ اور ایک پیشگوئی" کے عنوان سے مولوی محمد علی صاحب کی تعریف میں مقالہ افتتاحیہ لکھ چکے ہیں۔ اور آپ نے آیت قرآنی واذا سمعوا ما انزل الی الرسول کو مولوی محمد علی صاحب کے اس ترجمہ کے لئے (جو وہ صدر انجمن احمدیہ قادیان سے تنخواہ لے کر کر رہے تھے۔ اور پھر بغیر اجازت اس کو ذاتی جائداد بنا کر لاہور سے شائع کر دیا) بطور پیشگوئی قرار دے کر لکھا ہے:-

"اس پیشگوئی کا کامل ظہور اس زمانہ میں ہو رہا ہے" (صفحہ ۳)

فرمایئے۔ اس مزعومہ قرآنی پیشگوئی اور آپ کے مدحیہ قصائد کے باوجود خواجہ کمال الدین صاحب کی "بے حد شہرت" کے باوجود بڑے بڑے لوگوں کے آپ کے ساتھ ہونے کے باوجود کس قدر جماعت آپ کے ساتھ رہی۔ اور کس قدر سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ ہوئی؟ پھر کس قدر افراد غیروں میں سے آپ کی جماعت میں شامل ہوئے اور کس قدر جماعت احمدیہ قادیان میں؟ کیا آپ اس قدر واضح نشانات کو دیکھ کر بھی اتنی موٹی بات نہیں سمجھ سکتے۔ کہ درحقیقت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی کامیابی محض اللہ تعالےٰ کی نصرت۔ اور آپ کے عقائد حقہ کی دلیل ہے۔ "عقائد باطلہ" کے ساتھ خدا کے نام پر کھڑے ہو کر کامیابی ناممکن اور محال ہے۔

یہودیانہ حق پوشی

یہ باتیں جو نصرتِ الٰہی کو چھپانے کے لئے پیش کی گئی ہیں۔ ہر یہودی اور عیسائی پیش کر سکتا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نسل اسمٰعیل میں سے اور معزز گھرانہ قریش کے فرزند نہ ہوتے۔ اور مکہ جو قدیم سے مقدس شہر سمجھا جاتا تھا۔ ان کا مرکز نہ ہوتا اور ان کے لئے مبہم سی پیشگوئی تورات و انجیل سے لوگوں کی آنکھوں پر پردہ ڈالنے کے لئے نہ ہوتی۔ اور مدینہ کے انصار کا گروہ ان کی پشت پر نہ ہوتا تو پھر ہم دیکھ لیتے۔ کہ آپ اپنے "عقائد باطلہ" کے ساتھ کس طرح کامیاب ہو جاتے؟ یقیناً معاند ایسا ہی کہا کرتے ہیں۔ مگر ان کا قول غلط اور ان کی بات بے ثبوت ہوتی ہے۔ وہ ان کمزور باتوں سے نصرتِ الٰہی کو چھپا نہیں سکے۔

پس کیا ضرور ہے۔ کہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسی راہ پر چلیں۔ جس پر دوسرے معاندین اسلام چل رہے ہیں۔ یہ باتیں تو ڈوبتے کو تنکے کا سہارا ہیں۔ اصل بات یہی ہے۔ کہ بلاشبہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کامیاب ہو چکے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کو بھی اس کا اقرار ہے۔ اور یہ کامیابی حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے عقائد کی حقانیت۔ اور آپ کے ساتھ نصرت خداوندی کے ہونے پر زبردست دلیل ہے۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری

غیر مبائعین اور نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تجدید دین کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ اور تکمیل اشاعت دین کا کام آپ کے سپرد کیا گیا تھا۔ اس لئے اللہ تعالےٰ کی حکمت نے چاہا۔ کہ اس کام کی اہمیت کے مطابق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آپ کو بڑے سے بڑا انعام دیا جائے۔ لہٰذا آپ کو نبوت عطا کی گئی۔ حالات اور واقعات کا گہرے طور پر مطالعہ کرنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ واقعی مشرق و مغرب شمال و جنوب کے تمام لوگوں کو دین اسلام پر جمع کرنے کا کام کوئی معمولی کام نہیں۔ اور اس کام کی اہمیت سنت اللہ کے بموجب اس بات کا تقاضا کرتی ہے۔ کہ کوئی نبی ہی آ کر اسے کرے۔ ورنہ اگر صرف مجدد یہ کام کر سکتے۔ تو اتنے مجددین جو پہلے گزر چکے ہیں۔ آج تک کم از کم نصف دنیا سے زیادہ کو مسلمان کر چکے ہوتے۔ لیکن واقعات بتاتے ہیں۔ کہ باوجود ہر صدی پر مجدد آنے کے تکمیل اشاعت اسلام نہیں ہوئی۔ جب حضرت مسیح الموعود علیہ السلام تمام فرقہ بندیوں کو مٹانے اور تمام مذاہب باطلہ پر اسلام کو غالب کرنے کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ تو ضروری ہے۔ کہ آپ کو ایسا مرتبہ عطا کیا جاتا۔ جو حکم کے لئے ضروری تھا اور یہ مرتبہ اللہ تعالےٰ کے قدیم دستور کے مطابق نبوت ہی ہے۔ غیر مبائعین کے عقیدہ پر اگر غور کیا جائے۔ تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح الموعود علیہ السلام سے تو کہتا ہے۔ کہ جا۔ تمام دنیا کے لوگوں کو ایک دین یعنی اسلام پر جمع کر۔ اور سب کو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت میں ایک راستہ پر چلا۔ لیکن دوسرے لوگوں سے کہتا ہے۔ کہ دیکھو۔ مسیح موعود کے ماننے۔ اور نہ ماننے والوں میں کچھ فرق نہیں۔ ماننے والے بھی مسلمان۔ اور نہ ماننے والے بھی مسلمان۔ اب ہر سمجھدار آدمی سمجھ سکتا ہے۔ کہ غیر مبائعین سراسر غلطی پر ہیں۔ کیا ایسے عقائد کی موجودگی میں غیر مبائعین سب لوگوں کو ایک مرکز پر جمع کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا انکار کر کے کبھی اپنے مشن میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ یہ نبوت۔ ان کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے عطا ہوئی تھی۔ اس نبوت کا انکار اللہ تعالےٰ کا انکار ہے۔

خاکسار قریشی محمد عظیم احمدی ہیڈ کلرک مسقط (انفنڑی مسقط)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی تعلیمات کا فلسفہ

احمدیت نے دنیا میں زندہ مذہب اور زندہ خدا پیش کیا ہے

۲رمئی ۷ بجے شام جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے لیکچرار سائیکالوجی گورنمنٹ کالج لاہور نے "اسلامی تعلیمات کے فلسفہ" پر برہمو سادھن آشرم ہال لاہور میں بزبان انگریزی ایک محققانہ تقریر کی۔ ڈاکٹر آریہ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ ایل۔ ایل۔ ڈی صدر جلسہ تھے۔ لیکچر کا خلاصہ نہائت خوبصورت شکل میں چھاپ کر حاضرین میں تقریر سے قبل تقسیم کر دیا گیا تھا۔ ڈاکٹر آریہ نے جناب قاضی صاحب کا سامعین سے تعارف کرانے کے بعد کہا۔ ہندوستان میں امن قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہندوستان کی قومیں ایک دوسری کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اور ایسا کرنے سے ہی ہم ایک مضبوط قوم بن سکتے ہیں ہم نے اسلام سے بہت کچھ سیکھنا ہے اور ہم جناب قاضی صاحب کے ممنون ہیں۔ کہ ان کی وجہ سے ہم کو ایسا موقعہ میسر آیا۔

جناب قاضی محمد اسلم صاحب کی تقریر

اس کے بعد جناب قاضی صاحب نے تقریر کرتے ہوئے ہستی باریتعالیٰ کے متعلق اسلامی تعلیمات پیش کیں اور سورہٗ فاتحہ سے صفات الٰہیہ کا فلسفہ بتایا۔ آپ نے فرمایا خدا تعالیٰ کی ایک صفت رب ہے۔ اسکے رو سے وہ نہ صرف ہماری جسمانی پرورش کرتا ہے۔ بلکہ روحانی پیاس بجھانے کا بھی اس نے سامان کیا ہوا ہے روحانی فیض کسی خاص قوم کے اجارہ میں نہیں۔ بلکہ سب قومیں اس سے وقتاً فوقتاً مستفیض ہوتی رہی ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں آتا ہے۔ ولکل قوم هاد۔ یعنے ہر قوم میں روحانی راہ نما بھیجے گئے۔ اسی اصول کی بناء پر بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے ہمیں تمام بانیانِ مذاہب کی عزت کرنی سکھائی ہے۔ اس کے بعد آپ نے اسلامی تعلیمات کا دوسرے مذاہب کی تعلیمات سے مقابلہ کرتے ہوئے بتایا کہ اسلام میں تمام اعلےٰ تعلیمات جمع ہیں۔ بعض مذاہب صرف انفرادی ترقی کیطرف توجہ دلاتے ہیں۔ مگر اسلام نے انفرادی ترقی کے علاوہ اجتماعی ترقی کے اصول بھی بتائے ہیں۔

اسلامی تعلیمات کی عملی کامیابی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات والا صفات کو پیش کیا۔ اور بتایا۔ کہ آپ کی زندگی کے دو دور ہیں۔ ایک مکی دوسرا مدنی۔ مکی زندگی میں آپ کو مظالم برداشت کرنے پڑے آپ کے ماننے والوں کو طرح طرح کی اذیتیں پہونچائی گئیں۔ پھر مدنی زندگی میں آپ کو بادشاہ جرنیل اور جج کی حیثیت حاصل ہوئی۔ اور ان دو مختلف زندگیوں میں آپ کے گوناگوں محاسن دنیا پر ظاہر ہوئے۔ اور ہر ایک حیثیت میں آپ نے بے مثال نمونہ دنیا کے سامنے پیش فرمایا۔

بعض مذاہب جنسی تعلقات کو بُرا سمجھتے ہیں۔ اور انہیں روحانیت کے خلاف قرار دیتے ہیں۔ مگر اسلام نے بتایا ہے کوئی طبعی جذبہ بُرا نہیں اس کا استعمال اسے اچھا یا بُرا بنا دیتا ہے۔ اس ذیل جناب قاضی صاحب نے خلع طلاق اور تعدد ازدواج کے مسائل پر روشنی ڈالی۔

دنیا کی موجودہ اقتصادی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا۔ کہ اگر سود کا رواج کا نہ ہوتا تو جنگ عظیم چھ ماہ سے زائد نہ چل سکتی۔ راتھ چائلڈ خاندان متحارب حکومتوں کو سود پر قرضہ دیتا رہا۔ اب پھر حکومتیں جنگی قرضوں کے نام پر بڑی بڑی رقمیں جمع کر رہی ہیں۔ اور معلوم ایسا ہوتا ہے۔ کہ آئندہ جنگ پچھلی جنگ سے بہت زیادہ ہولناک اور تباہ کن ہوگی۔ اگر دنیا نے اسلامی تعلیمات پر عمل نہ کیا۔ تو انسانیت پر ایسا ظلم عظیم ہوگا۔ جس کی نظیر پچھلی تاریخ میں کہیں نظر نہیں آئے گی۔ اسلامی تعلیمات میں ہی بین الاقوامی مشکلات کا حل پایا جاتا ہے! اسلام کا اقتصادی نظام پیش کرتے ہوئے جناب قاضی صاحب نے وراثت اور زکواۃ کے مسائل کو تفصیل سے پیش کیا۔

آخری حصہ تقریر میں جناب قاضی صاحب نے موجودہ لامذہبیت کی تحریکات کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت جواہر لال کا ذکر کیا۔ اور بتایا گو وہ انسانیت کا درد رکھنے والے انسان ہیں۔ مگر وہ مذہبی آدمی نہیں۔ انہوں نے اپنے سوانح حیات میں مذہب کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مذہب جو کسی زمانہ میں زندہ چیز ہوگا۔ اب قطعی مر چکا ہے اس بات کا جہاں تک دوسرے مذاہب سے تعلق ہے۔ میں بھی اسے تسلیم کرتا ہوں اور یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ اس زمانہ میں خدا تعالےٰ نے احمدیت کے رنگ میں اسلام کو زندہ مذہب کے طور پر پیش کیا ہے۔ اور پنڈت جی کا نظریہ احمدیت پر حائز نہیں ہوتا۔ احمدیت نے اسلام کو زندہ مذہب ثابت کر دیا ہے۔ اور بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے آسمانی معجزات اور نشانات سے زندہ خدا کو دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔

جناب صدر کی تقریر

آخر میں ڈاکٹر آریہ نے جناب قاضی صاحب اور سامعین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا۔ قاضی صاحب نے اسلام کو ایسے عام فہم اور دلچسپ طریق سے پیش کیا ہے۔ کہ جسے ایک بچہ بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کو ایسے اعلےٰ رنگ میں مَیں نے آجتک کبھی نہیں سنا۔ اور میں سچ کہتا ہوں۔ کہ میں نے اس تقریر سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ ہمیں ابھی اسلام سے بہت کچھ سیکھنا ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ جناب قاضی صاحب ہمیں آئندہ بھی اپنی تقریروں سے مستفیض کرتے رہیں گے۔ ڈاکٹر آریہ نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ قرآن مجید نے شرف انسانی کو بہت بلند کر دیا ہے۔ اسلام نے تعلیم دی ہے۔ کہ کوئی شخص پیدائشی طور پر حقیر نہیں۔ اسلام میں سیاہ اور سفید کی کوئی تمیز نہیں۔ اسلام نے نہ صرف مساوات انسانی کی تعلیم دی ہے۔ بلکہ عملی رنگ میں ثابت کر دیا کہ تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ میں نے اسلامی ممالک کی سیاحت کی ہے۔ اور میں اپنے تجربہ کی بناء پر کہہ سکتا ہوں۔ کہ اسلامی ممالک میں چھوت چھات کا نشان تک نہیں۔ جب انسان کو یہ احساس ہو جائے۔ کہ میں اعلےٰ طاقتیں لے کر پیدا ہوا ہوں۔ تو اس میں بنی نوع انسان کی بہتری اور بھلائی کے لئے ایک طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور جب اس کو یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ میرے خالق نے مجھے دنیا کے نظام میں ایک اعلےٰ ہستی بنایا ہے۔ تو اس کے خیالات میں خود بخود بلندی پیدا ہو جاتی ہے کسی مذہب نے غلامی کو دور کرنے کے لئے اتنا کام نہیں کیا۔ جس قدر اسلام نے کیا ہے۔ اور یہ اسلام کا اتنا بڑا احسان ہے۔ جس کے شکریہ سے دنیا کبھی عہدہ برآ نہیں ہو سکتی۔ میں چھ سال امریکہ میں رہا۔ اور وہاں کے حالات کا بغور مطالعہ کیا۔ مگر میں نے وہاں سیاہ اور سفید عیسائیوں کی تمیز دیکھی۔ وہاں پر سفید عیسائی سیاہ عیسائیوں پر ایسے ایسے مظالم کرتے ہیں۔ جنکو دیکھ کر انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کاش ہم اسلام کی پاک تعلیم سے اچھوتوں کے معاملہ میں

197

عالمِ سنسکرت احمدی نوجوان کو جماعت احمدیہ بنارس کا الوداعی ایڈریس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۸ راپریل بعد نماز مغرب مولوی ناصرالدین عبداللہ صاحب کو سنسکرت کی تعلیم سے فارغ ہوکر واپس قادیان تشریف لے جانے کے موقعہ پر انجمن احمدیہ بنارس نے الوداعی دعوت دی جس میں ممبران انجمن کی طرف سے مولوی صاحب کی خدمت میں حسب ذیل ایڈریس پیش کیا گیا۔ جو مولوی عبدالمجید صاحب بی اے مولویفاضل نے پڑھکر سنایا

ایڈریس

ہم ممبران انجمن احمدیہ بنارس آج آپ کو الوداع کہنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ آپ جیسے محب اور صابر و شاکر انسان کی جدائی کے وقت جو ہماری قلبی کیفیات ہیں۔ ان کا اظہار الفاظ میں ناممکن ہے۔ آپ ہمارے درمیان تقریباً ساڑھے سات سال رہے اور اس عرصہ میں ہمارے لئے ہمیشہ دینی و اخلاقی امور میں عمدہ نمونہ پیش کرتے رہے۔ پس قدرتاً آپ کی علیحدگی کا احساس ہمارے لئے رنج و غم کے جذبات پیدا کر رہا ہے۔ لیکن یہ خیال کہ آپ فارغ التحصیل ہونے کے بعد فائز المرام ہوکر واپس جا رہے ہیں۔ ہمارے رنج کو خوشی و مسرت میں بدل دیتا ہے۔

آپ کی گذشتہ کئی سال کی محنت و مشقت اور ہر قسم کی مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ احمدی نوجوانوں کے لئے قابل رشک مثال ہے۔ آپ نے اپنا تعلیمی دور ۲۰ برس کی عمر اور نہایت ہی کمزور صحت کی حالت میں شروع کیا۔ اور صرف تین برس کی مدت میں مولوی فاضل کا امتحان قادیان سے پاس کر لیا۔ اس کے بعد محض خدائی تصرف کے ماتحت آپ سنسکرت کی تعلیم کے لئے بنارس تشریف لائے۔ خدائی تصرف اس لئے کہ یہ آپ کا عزم صرف اسلامی غیرت کے ماتحت تھا۔ یعنی ایک مناظرہ کی کیفیت کو سنکر جس میں ایک احمدی مناظر کو ایک آریہ کے مقابل میں سنسکرت نہ جاننے کی وجہ سے وقتی طور پر شرمندہ ہونا پڑا۔ آپ کو اس امر کا دلی احساس ہوا۔ کہ ایک اسلام کے پہلوان کو کسی منزل پر بھی خفت کا سامنا نہ ہونا چاہیئے۔ چنانچہ آپ نے سنسکرت کی تعلیم حاصل کرنے کا عزم بالجزم کر لیا۔ اور حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کی اجازت کے بعد اپنے عزیز و اقارب کو الوداع کہکر بے سروسامانی کی حالت میں بنارس تشریف لے آئے۔ بنارس میں سنسکرت کی تعلیم حاصل کرنے میں جن مصائب اور مشکلات کا آپ کو سامنا ہوا۔ وہ خود آپ نے اپنی کتاب "آسمانی پرکاش" کے دیباچہ میں بیان کر دی ہیں۔ ان کے اعادہ کی اس وقت ضرورت نہیں۔ لیکن یہ خدا تعالےٰ کا کتنا بڑا فضل تھا۔ کہ وہ سنسکرت دان پنڈت جن کا دھرم ایک مسلمان کی صورت دیکھکر ہی بھرشٹ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے انہیں آپ کو تعلیم دینے کے لئے مسخر کر دیا۔

مکرم مولانا! ان ساڑھے سات برس میں آپ کو بہت سی مالی و جانی تکالیف برداشت کرنی پڑیں۔ سینکڑوں اوقات ایسے گذرے جبکہ آپ کی صحت انتہائی طور پر خراب ہوگئی۔ یہانتک کہ ڈاکٹروں نے جواب دیدیا۔ مگر چونکہ یہ تکالیف خالصۃً للہ کی راہ میں تھیں۔ ہر موقعہ پر اللہ تعالےٰ نے آپ کو اعجازی رنگ میں صحت بخشی۔ اور ہر موقعہ پر اللہ تعالےٰ کی غیبی نصرت آپ کے شامل حال رہی۔ اب بھی آپ کی جسمانی حالت کو دیکھکر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ آپ ہی وہ انسان ہیں جنہوں نے مصائب و آلام کے پہاڑوں کا مردانہ وار مقابلہ کیا۔ اور بالآخر نصرت کا وید تیرتھ کی اعلیٰ ڈگری کلکتہ یونیورسٹی سے حاصل کی۔ بلکہ ویدوں کا بالاستیعاب مطالعہ بھی کیا۔ اور نہ صرف یہی بلکہ سنسکرت کی صرف و نحو۔ فصاحت و بلاغت لغت اور ادبی کتابوں سے بھی واقفیت حاصل کی۔ دیانندجی بانیٔ آریہ سماج نے ستیارتھ پرکاش میں اسلام کے خلاف جو زہر اگلا ہے اس کا ایسا جواب جس سے آریہ دھرم کی حقیقت دنیا پر واضح ہو جائے۔ اور لوگ اس مذہب کے راز ہائے سربستہ سے آگاہ ہو سکیں۔ ابھی تک باقی تھا۔ جسے آپ نے "آسمانی پرکاش بجواب ستیارتھ پرکاش" رقم فرما کر پورا کر دیا۔ بلکہ ایک اور کتاب "وید مقدس اور قرآن کریم" تصنیف فرما کر اسلام کی ایک قابل تعریف خدمت سرانجام دی۔ یہ کتابیں انشاء اللہ ہندو دھرم کے کیمپ میں ضرور ہلچل پیدا کر دیں گی۔ اور نتائج کے لحاظ سے نہایت ہی مفید ثابت ہونگی۔

ہم بالآخر بارگاہ الٰہی میں دست بدعا ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ اور آپ کو توفیق دے کہ آپ اپنے علوم سے دوسروں کو مستفیض فرما دیں۔ اور سینکڑوں سنسکرت دان مبلغ تیار کریں۔ تاکہ وہ کمی جو اس رنگ میں ہے۔ پوری ہو جائے۔

مکرم مولانا! آپ کی صحت و بیماری۔ عسر و یسر کی حالت کی تضرع میں گداز نمازیں ہمیشہ ہمارے دلوں میں آپ کی یاد تازہ رکھیں گی۔ اور ہماری آپ کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ آپ قادیان کی مقدس بستی میں بھی ہم کو اپنی دلی دعاؤں سے یاد رکھیں۔ ہم بھی دعاگو ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بیش از بیش خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرمائے۔

جواب ایڈریس

اس کے بعد مولوی صاحب نے ایڈریس کے جواب میں مختصر سی تقریر کی۔ جس میں بتایا کہ انجمن احمدیہ بنارس کی طرف سے عموماً اور بابو عبدالرشید خانصاحب ٹیکس سپرنٹنڈنٹ اور آپ کے تمام خاندان و خان صاحب عبدالعلیم صاحب ریٹائرڈ چیف سنٹری انسپکٹر کی طرف سے خصوصاً میرے ساتھ دوران تعلیم میں جو ہمدردی کی گئی ہے۔ اور جس طرح ہر رنگ میں وہ میری مدد فرماتے رہے ہیں۔ اس کا میں شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی ان کو فراموش کر سکتا ہوں۔ آخر میں آپنے اپنی ان مشکلات کا ذکر کیا۔ جو آپ کو دوران تعلیم میں پیش آتی رہیں۔ اور یہ کہ کس طرح انکو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے دور فرمایا۔

۲۹ راپریل کو احباب جماعت آپ کو الوداع کہنے کے لئے اسٹیشن پر گئے۔ اور ان کو پھولوں کے ہار پہنائے۔

خاکسار اللہ دین احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ بنارس

درخواست عاجزانہ

رَبِّ انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین

پیارے احباب! السّلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کے ایک ۷۰ سالہ بوڑھے بھائی پر (جس کو سلسلہ عالیہ میں منسلک ہونے کی عزت بفضلہ ابتدائی صدی رواں سے حاصل ہے۔ دعا ہے کہ تادم مرگ اور اس کی ذریت میں تاقیامت رہے۔ آمین یا الہ العالمین) چند ماہ سے مرض موتیابند نے حملہ کیا ہے۔ جس سے لکھنے پڑھنے میں۔ (جو واحد ذریعہ معاش ہے۔ جس کو بر عائت حالات چھوڑا نہیں جا سکتا) بہت بے تکلیف ہے اور کسی وقت نظر بند ہو جانے کے تو خیال سے ہی گھبراہٹ ہے۔ اللہ رحم فرما۔ اس لئے جملہ احباب سلسلہ سے جو بفضل خدا تقوے اور تعلق باللہ کی بنا پر دعا سے اور علم و تجربہ کی بنا پر دوا سے مدد کرنے کے اہل ہیں۔ عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ اپنے لاچار بھائی کی مدد فرمائیں۔ اور جلدی متوجہ ہوں۔ جو صاحب اس درخواست کو پڑھیں۔ اپنے آپ کو مخاطب سمجھیں۔ تیار دوائی کی قیمت حسب الارشاد ادا کی جائے گی۔ اور نسخہ بھیجیں تو حسب ہدایت یہاں تیار کیا جائے گا۔ اشتہاری دواؤں میں سے "بلا اپریشن موتیا بند دور" کا تجربہ ہو چکا ہے۔

خاکسار:۔ محمد یوسف اپیل نویس امیر جماعت احمدیہ مردان

الفضل کا مخصوص مکتوب جاپان

۱-جاپان میں لازمی تعلیم کا بل ۲-حکومت نے ایک مذہبی فرقہ کو خلاف قانون قرار دیدیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل کے خاص نامہ نگار کے قلم سے

کوبے ۱۷ اپریل ۔ (بذریعہ ہوائی ڈاک)

لازمی تعلیم کا بل

لازمی تعلیم کی مدت میں اضافہ یعنی چھ سال سے آٹھ سال کر دینے کا سوال عرصہ سے جاپانی حکومت کے زیر غور ہے۔

مسٹر ہراؤ جو ہردتا کابینہ میں وزیر تعلیم تھے اس مسئلہ کو اس قدر اہمیت دیتے تھے کہ انہوں نے بڑی توجہ اور محنت سے ایک بل تیار کیا اور اس کے متعلق انہوں نے یہاں تک کہہ دیا کہ اگر یہ بل منظور نہ ہوا تو وہ مستعفی ہو جائیں گے۔ مگر ابھی اس کے ایوان میں پیش ہونے کی نوبت بھی نہ آئی تھی کہ پیش آمدہ حالات میں ہردتا کابینہ کو مستعفی ہونا پڑا۔ نئی وزارت کو جو جنرل ہیاشی نے قائم کی بہت سے بل ورثہ میں ملے جن میں سے ایک بل لازمی تعلیم کی مدت میں زیادتی کے متعلق تھا۔ مگر اب کے بھی ابھی یہ بل پیش نہ ہوا تھا۔ کہ ایوان کو منتشر کر دیا گیا۔ وزیر اعظم ہیاشی کا خیال ہے۔ کہ انتخابات ہو چکیں تو نئے ایوان کا ایک غیر معمولی اجلاس بلا کر باقی ماندہ بلوں میں سے جو جو ایسے ضروری ہیں۔ کہ ان کے بغیر ملک کو نقصان ہے۔ وہ پاس کرا لئے جائیں۔ تعلیم کے متعلق جو بل ہے۔ ممکن ہے۔ اسکو بھی اسی زمرہ میں شمار کیا جائے۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی بعید از قیاس نہیں کہ اس کو پھر التوا میں ڈالا جائے کیونکہ بیوروکریسی کے بعض حلقے چنداں اس کے حق میں نہیں۔

مگر اس کا یہ مطلب نہ لینا چاہئے۔ کہ جاپانی حکومت تعلیم کے معاملہ میں تساہل برت رہی ہے۔ دراصل یہ بات نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ ہماوا گورنمنٹ اور اس کے بعد ہردتا گورنمنٹ والوں نے تعلیم کے بارہ میں بہت کچھ توجہ دی۔ مگر عملی اقدام کا سہرا ہیاشی گورنمنٹ کے سر ہے۔ کہ اسکے عمل میں وزیر تعلیم نے اعلان کیا کہ سال نو کے شروع یعنی یکم اپریل سے سیکنڈری اور ہائر سکولوں کے نصاب میں بعض تبدیلیاں کی جائیں گی۔ جن مضامین میں تبدیلی کی گئی ہے۔ وہ اخلاقیات (moralities) شہریت (citizenship) اور تاریخ کے مضامین سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان تبدیلیوں سے حکومت کے مدنظر یہ بات ہے۔ کہ مخصوص جاپانی نظریہ طلباء میں راسخ ہو جائے۔

چونکہ مذہبی خیالات کا انسان کی زندگی پر گہرا اثر ہوتا ہے۔ اس لئے حکومت اس امر پر بھی خاص توجہ دے رہی ہے۔ کہ قوم کے مذہبی خیالات میں بھی کوئی ایسی بات یا ایسا عقیدہ نہ گھر کرلے جو حکومت کے زاویہ نگاہ سے ٹکر کھاتا ہو۔ بلکہ مذہبی خیالات کو جاپان کی مخصوص پولیٹیکل تھیوری کے رنگ میں ڈھال لینے کا کام حکومت کے نزدیک بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اور اس کے آئندہ پروگرام میں نمایاں حیثیت رکھتا ہے

ایک مذہبی فرقہ کے خلاف کاروائی

اسی سلسلہ میں یہ ذکر خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ ابھی حال میں حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ہتونومیچی مذہبی فرقہ کو خلاف قانون قرار دیکر اس کے تمام ادارے بند کر دیئے جائیں اور اس مذہب کو گویا توڑ دیا جائے۔ اس بارہ میں چند ماہ ہوئے افواہیں گرم ہونی شروع ہوئی تھیں۔ جو واقعات نے مبنی بر حقیقت ثابت کر دکھائیں۔ پولیس کو اس فرقے کے حالات کے متعلق جستجو پیدا ہونے کے کچھ عرصہ بعد اس کے لیڈر پر اس کی ایک خادمہ کے بیان کی بناء پر مقدمہ دائر ہوا۔ اور اس سلسلہ میں اس کو گرفتار کر لیا گیا۔ مگر چند دن کے بعد وہ رہا کر دیا گیا معلوم یوں ہوتا تھا۔ کہ شاید کوئی ایسی بات نہیں جس پر گرفتار کیا جائے۔ نہ اس کے مذہب میں اور نہ ہی لیڈر کے ذاتی حالات میں۔ مگر اب یہ ثابت ہوا۔ کہ یہ خیال غلط تھا۔ کیونکہ اسی سلسلہ میں لیڈر کو قید کی سزا دی گئی ہے۔ علاوہ ازیں اس فرقے کے اور دس سرکردہ اشخاص کو مقدمات میں قید کی سزائیں ہو چکی ہیں۔ اور فرقہ کو خلاف قانون قرار دینے کے بارہ میں گورنمنٹ آخری فیصلہ کر چکی ہے جس کا اعلان بھی ہو چکا ہے توقع ہے۔ کہ دفتری کاروائی چند دن میں مکمل ہو جانے کے بعد یہ فرقہ توڑ دیا جائے گا۔

اس فرقہ کے ساتھ تعلق رکھنے والوں کی تعداد سات لاکھ بیان کی جاتی ہے۔ اس کی ایک نمایاں خصوصیت یہ تھی۔ کہ آسودہ حال اور نسبتاً اچھے تعلیم یافتہ متوسط درجہ کے لوگوں میں یہ نہایت تیزی سے پھیل رہا تھا۔ اس فرقہ کی تعلیم میں جہاں تک مجھے علم ہے۔ ایک خفیف سی جھلک خدا تعالےٰ کی وحدانیت کی بھی تھی اور اس وجہ سے مجھے اس کی طرف توجہ پیدا ہوئی تھی۔ چنانچہ میں ان کے مرکز میں بھی گیا تھا۔

پچھلے سال بھی ایک مذہبی فرقہ خلاف قانون قرار دیا گیا تھا۔ اس کے پیرؤوں کی تعداد بھی اسی کے لگ بھگ تھی۔ اور وہ بھی مالدار اور ترقی کرنے والا اور با اثر فرقہ تھا۔ اس کا نام اوموتوکیو تھا۔ ہتونومیچی اور اوموتوکیو دونوں نہایت منظم مذہبی گروہ تھے۔ جن کے مہمان خانے۔ دارالتبلیغ مبلغین اور مبلغین ٹریننگ کالج وغیرہ ادارے ایک انتظام کے ماتحت کام کر رہے تھے۔

جاپانی قوم کے جذبہ حب الوطنی کا یہ حال ہے۔ کہ جب گورنمنٹ یہ کہدے کہ فلاں فرقہ کے خیالات ملک کے لئے مضر ہیں۔ تو خود اس مذہب کے پیرو بھی اس سے علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ اور پھر اس کا کوئی نام نہیں لیتا۔ پچھلے سال اوموتوکیو کے خلاف حکومت نے ایکشن لیا۔ تو اس کا یہی حشر ہوا۔ اب ہتونومیچی کے خلاف گورنمنٹ کا اعلان ہو گیا ہے۔ تو یہ بھی اسی طرح ختم ہو جائے گا۔

کوریا کے ایک مذہبی فرقہ کی انسانیت سوز حرکت

(ٹوکیو (بذریعہ ڈاک) کوریہ کے دارالحکومت سیوول سے ۵ سو آدمیوں کے دردناک قتل کی سنسنی خیز اطلاع موصول ہوئی ہے۔ ایک سو افراد کی لاشیں جن کے متعلق یقین کیا جاتا ہے کہ انہیں زندہ دفن کر دیا گیا۔ سیوول کے قریب واقع ایک پہاڑ میں سے برآمد ہوئی ہیں۔ ان زندہ دفن کئے جانے والے افراد میں بالغ مردوں کے علاوہ بچے بھی ہیں۔ اور عورتیں بھی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس جرم کا ارتکاب ہاکو ہاکو کیو نامی مذہبی فرقہ کے افراد نے کیا ہے۔ جو کہ جرائم پیشہ لوگوں کی ایک زبردست تنظیم یافتہ جماعت ہے۔ اس دہشتناک واقعہ کی خبر سے علاقہ بھر میں خوف و ہراس پھیلا ہوا ہے۔ جوں جوں تلاش کی جا رہی ہے۔ مزید لاشیں برآمد ہو رہی ہیں۔ گرفتار شدہ لیڈر نے جس کا نام حن ہاچو ہے۔ جرم کا اقبال کر لیا ہے۔ اس کے بیان سے سنسنی خیز حالات کا انکشاف ہو رہا ہے۔ اب تک جس قدر لاشیں برآمد ہو چکی ہیں۔ ان کے کیمیائی امتحان سے یہ بات ثابت ہوئی ہے۔ کہ انہیں زندہ درگور کئے ڈیڑھ سال سے زیادہ عرصہ نہیں ہوا۔ پولیس کو تلاش شروع کئے ابھی صرف چار دن ہوئے ہیں۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ ۱۹۳۲ء سے لے کر ۱۹۳۷ء تک ۵ سو اشخاص کو زندہ درگور کیا گیا۔

اس سنسنی خیز انکشاف کے بعد پولیس نے جرائم پیشہ لوگوں کی اس مذہبی جماعت کے تقریباً ۱۷ لیڈروں کو گرفتار کر لیا ہے پہلے پہل اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زراعت

پنجابی زمیندار اور گھریلو صنعتیں

پنجابی زمیندار معہ اپنے بیوی بچوں کے کم وبیش ۱۸ گھنٹے کام کرتا ہے۔ اور پھر بھی اس کو کافی کھانے اور پہننے کو نہیں ملتا۔ اس میں کچھ شک نہیں۔ اس کی بڑی وجہ اس کی اپنی سادگی اور زرعی رقبہ کی تقسیم در تقسیم ہے۔ لیکن اس میں بھی کچھ شک نہیں کہ اس کی بدحالی کے ذمہ دار انگریزی حکام کے اقتصادی عقائد اور موجودہ طریق لگان ہے کسان کی بدحالی کو دیکھکر ہر کوئی اس سے ہمدردی کا جذبہ اپنے اندر پاتا ہے۔ اور بیچارے کسان کو اپنے قیمتی وعظ و نصیحت سے مستفید کرنے کے لئے تیار ہے۔ لیکن اکثر مضامین پڑھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایسے ناصحان سنی سنائی باتیں بیان کر دیتے ہیں۔ یا جو کچھ کتابوں میں پڑھا ہے۔ اس کو اپنے مضامین میں نقل کر دیتے ہیں۔ ان میں سے ایک بات جس پر زور دیا جا رہا ہے۔ یہ ہے۔ کہ زمینداروں کو ہوم انڈسٹریز جاری کرنی چاہئیے۔ مگر ایک خاندان جو صبح کے چار بجے سے اٹھکر رات کے ۱۰ بجے تک کام کرتا ہو۔ اسکو ایسی نصیحت کرنا کہ وہ اپنے گھر میں کپڑا بنے یا بوٹ سازی یا زمانہ حال کی ضروریات کے مطابق فرنیچر کی دکان کھول دے۔ کس قدر حیرت انگیز ہے؟ گھریلو صنعت ان ملکوں میں ممکن ہے۔ جہاں موسم کے لحاظ سے صرف ایک فصل کاشت کرنا ممکن ہے۔ برف باری کے زمانہ میں سرد ممالک میں کسان کوئی نہ کوئی دستکاری کا کام کرتے رہتے ہیں۔ مثلاً کشمیری لوگ اکثر کپڑا بننا جانتے ہیں۔ اور صرف اپنے خاندان کیلئے نہیں۔ بلکہ ان لوگوں کی بنی ہوئی لوئیاں اور شالیں تمام دنیا میں مشہور ہیں۔ ایک کشمیری کسان کا کاشت کے متعلق کاروباری اور محنت کا زمانہ اکتوبر میں ختم ہو جاتا ہے۔ اور قدرت اس کو مجبور کرتی ہے۔ کہ گھر میں بیٹھکر کوئی کام کرے اس لئے باوجود ہندوستانی ہونے کے کشمیری ہوم انڈسٹریز میں مشغول ہے۔ اور اس کو کسی انگریز یا ہندوستانی واعظ کی ضرورت نہیں لیکن پنجابی کسان جو کہ ایک سال میں عام طور پر دو فصلیں کاشت کرتا ہے۔ اور اگر چاہے۔ تو چار فصلیں کر سکتا ہے۔ اس کو نصیحت کرنا کہ وہ اپنی پہلی محنت کے ساتھ دستکاری کی محنت زائد کرے۔ اور گھر میں صنعت کاری کا کام شروع کردے۔ اور بجائے ایک پیشہ کے جو پوری طرح نہیں نبھایا جا سکتا۔ ایک دوسرا پیشہ شامل کرے۔ محض ستم ظریفی ہے کسان کی فرصت کا زمانہ محض ایک خیالی بات ہے۔ ان میں سے اکثر کو اس قدر محنت کرنی پڑتی ہے۔ کہ لمحہ بھر کی بھی فرصت نہیں ہوتی۔ اور اگر کبھی ایسا تھا۔ تو وہ زمانہ گذر چکا ہے۔

پنجابی کسان کو اس کی مصائب سے رہائی دلانے کے لئے ضرورت ہے۔ کہ کھیتوں کی مزید تقسیم در تقسیم بند کی جائے۔ اور زائد آبادی کوئی صنعتی یا تجارتی کام کرے۔ یا پنجاب سے ترک وطن کرکے ایسے علاقوں میں چلی جائے۔ ہماری اراضیات وسیع پڑی ہیں۔ اور صرف قبضہ کرنے سے حاصل ہو سکتی ہیں۔

دوم لگان کے طریق کو ایسے رنگ میں بدلا یا جائے۔ کہ جس سے اس کو ساہوکار کی احتیاج نہ رہے۔ اور زمیندار کے لئے قرضہ لینا قریباً قریباً ناممکن کر دیا جائے۔ آزاد پنچائتیں قائم کرکے مقدمہ بازی کو محدود کرنے کی کوشش کی جائے۔ لیکن یہ یاد رکھا جائے۔ کہ نقل مکان کے لئے جتھا اور سمجھدار اور قابل اعتماد لیڈروں کی ضرورت ہے۔ اور بڑی احتیاط اور لمبی تحقیق و تفتیش کے بعد یہ راہ اختیار کرنی چاہئیے۔ کیونکہ ایسے اہم امور میں جلدبازی سخت نقصان دیتی ہے۔

لدھیانہ میں وزیر تعلیم حکومت پنجاب کی تشریف آوری

لدھیانہ ۶ رمئی (بذریعہ ڈاک) ۴ رمئی آنریبل میاں عبدالحیٔ صاحب وزیر تعلیم حکومت پنجاب صبح دس بجے کی گاڑی سے یہاں تشریف لائے۔ سٹیشن پر پبلک نے پُرجوش استقبال کیا۔ میاں صاحب موصوف کی آمد سرکاری تھی۔ صاحب ڈپٹی کمشنر اور پولیس کپتان موجود تھے۔ شہر میں خوب چہل پہل تھی۔ بار ایسوسی ایشن نے بوقت شام ٹی پارٹی دی۔

آج ۶ رمئی ۱۹۳۷ء بوقت شام ۶ بجے آنریبل وزیر تعلیم کے اعزاز میں رؤسا شہر و ممبران میونسپل کمیٹی کی طرف سے ایک وسیع پیمانہ پر پُرتکلف گارڈن پارٹی دی گئی۔ مقامی حکام اور معززین شہر بڑی تعداد میں مدعو تھے۔

اہالیان شہر کی طرف سے سپاسنامے اور قصیدے پیش کئے گئے۔ مولوی برکت علی صاحب لائق نے اپنا ایک عمدہ قصیدہ پڑھکر سنایا۔ آغا شیر جنگ صاحب وکیل نے مختصر تقریر کی۔ تہنیت ناموں کے جواب میں میاں صاحب موصوف نے حسب تقریر کی۔ اس میں فرمایا:۔

دوستو! قصیدے بادشاہوں کے حضور پیش کئے جاتے ہیں۔ میں تو آپ کا ایک مزدور ہوں۔ میں ہر ایک پنجابی کو اعلیٰ مقام پر دیکھنا چاہتا ہوں۔ سردار سکندر حیات خاں صاحب وزیر اعظم کی طرف سے مجھے اختیار دیا گیا ہے۔ کہ میں اعلان کردوں۔ کہ ہماری جماعت آپ کی خدمت کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ مگر آپ لوگوں نے ہماری خدمت سے پہلے ہی مزدوری دینی شروع کردی ہے ہم چاہتے ہیں کہ جو مصارف آپ لوگ ہماری دعوتوں پر کرتے ہیں۔ وہ رفاہ عام کے کاموں میں کریں۔ اور جس محبت کا اس وقت اظہار کر رہے ہیں۔ اسے وسیع کریں۔ اور ہر مسلمان۔ ہندو۔ سکھ۔ عیسائی آپس میں محبت رکھے۔

اس مختصر تقریر کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ (نامہ نگار)

وی پی ضرور وصول کئے جائیں

کئی دن قبل اطلاع دینے کے بعد جن احباب کو اخبار الفضل کی قیمت کے وی پی کئے گئے ہیں۔ وہ مہربانی کرکے ضرور وصول کرلیں۔ اور واپس کرکے دفتر کو دوہرا نقصان نہ پہنچائیں۔ گرانی کی وجہ سے اخراجات روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں۔ ان حالات میں احباب کو نہ صرف اپنی خریداری جاری رکھنی چاہئیے۔ بلکہ ترقی اشاعت کے لئے بھی کوشش کرنی چاہئیے

(مینجر)

احمدیوں کے لئے ترک وطن زیادہ آسان ہے۔ اور زیادہ ضروری۔ کیونکہ اگر انسان اس نیت سے ترک وطن کرے۔ کہ وہ اور اس کی اولاد کسی نئے علاقہ میں جاکر احمدیت کا علم گاڑینگے۔ تو اس سے علاوہ دنیاوی مفاد کے لئے اللہ تعالےٰ کی نصرت اور ثواب بھی حاصل ہوگا۔

فتح محمد سیال

وصیتیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۴۷۷۸:- منکہ محمد عبد اللہ مولوی فاضل ولد مہر دین مرحوم قوم ارائیں عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن قادیان دارالامان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰/۲ /۳۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) زرعی زمین جو تقریباً ۴½ کنال ہے۔ جو تین بھائیوں میں مشترک ہے۔ اس کے ⅓ حصہ کا میں مالک ہوں۔

(۲) سکونتی مکان واقع محلہ ارائیاں قیمتی مبلغ -/۶۶۰ کے بھی ⅓ حصہ کا مالک ہوں۔ میں غیر منقولہ جائداد کے ⅓ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں نیز اس کے علاوہ بھی اگر کوئی منقولہ جائداد ثابت ہو تو اس کی بھی ⅓ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۳) اس وقت میرے پاس مبلغ -/۴۸ روپے نقد موجود ہیں۔ اور آئندہ جو آمد مجھے ہو اس کے ⅓ حصہ کی وصیت بحق انجمن مذکور کرتا ہوں۔

العبد:- محمد عبد اللہ قادیانی مولوی فاضل گواہ شد:- سید سردار حسین شاہ افسر تعمیر قادیان۔ گواہ شد:- محمد ابراہیم قادیانی مولوی فاضل سابق مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

نمبر ۴۷۷۵:- منکہ شیر محمد ولد الٰہی بخش قوم کشمیری پیشہ تجارت عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت غالباً ۱۹۱۶ء ساکن لاہور بقائمی ہوش بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰/۲/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری جائداد ایک کچی مکان اندرون موچی دروازہ نواں محلہ لاہور میں ہے۔ میں اس کا واحد مالک ہوں۔ اس مکان کی قیمت اندازاً چار ہزار روپیہ ہے۔ میں اس جائداد میں سے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس وقت میری آمد صرف دس روپے ماہوار ہے۔ جو منذکرہ بالا مکان کے نچلے حصہ کا کرایہ آرہا ہے۔ میں اس کرایہ مکان کا ⅒ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ میں اس وقت کاروبار کچھ نہیں کر رہا جس وقت کام شروع کروں گا۔ تو اس میں سے جو آمد ہوگی اس کا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو باقاعدہ ادا کرتا رہونگا جیسے پہلے بھی آمد ہونے کی صورت میں کرتا رہا ہوں۔

العبد:- شیر محمد بقلم خود۔ گواہ شد:- احمد الدین ولد مستری حسن الدین حلقہ دار موچی دروازہ لاہور۔ گواہ شد:- عزیز احمد صراف اندرون موچی دروازہ چوک نواب صاحب لاہور۔

نمبر ۴۷۸۳:- منکہ عبد الحق ولد میاں ناصر الدین قوم راجپوت پیشہ زرگری عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۲/۲۴/۲۶ ساکن چک نمبر ۴۳ گ۔ب ڈاکخانہ چک نمبر ۴۳ گ۔ب ضلع لائل پور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت ایک صد پچاس روپے ہے اور میرا گذارہ مزدوری پر ہے۔ جس کا صحیح اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ کہ ماہوار کتنی ہوتی ہے۔ جس کے ⅒ حصہ کو داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ جو اس وقت موجودہ جائداد ایکصد پچاس روپیہ ہے اسکے ⅒ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت سے منہا کردی جائے گی۔

العبد:- عبد الحق بقلم خود۔ گواہ شد:- عبد الرحمٰن سکرٹری تعلیم وتربیت پنڈی چیری ضلع شیخوپورہ گواہ شد:- غلام محمد سکرٹری امور عامہ سید والہ ضلع شیخوپورہ گواہ شد:- فضل حق برادر عبد الحق۔

نمبر ۴۷۸۱:- منکہ محمد عبد اللہ خان ولد چودھری علی گوہر صاحب مرحوم قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۸ء ساکن چک نمبر ۳۳۲ ج۔ب ڈاکخانہ خاص تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۳/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔

نمبر ۱:- ۱۲ گھماؤں ۷ کنال اراضی نہری واقع چک نمبر ۳۳۲ ج۔ب ضلع لائل پور قیمتی قریباً چار ہزار روپیہ کا بلاشرکت احدے مالک ہوں۔

نمبر ۲:- ایک مکان خام بمع احاطہ ۸½ مرلے قیمت اندازاً -/۶۰ واقع چک نمبر ۳۳۲ ج۔ب ضلع لائل پور کا بلا شرکت غیرے مالک ہوں

نمبر ۳:- ایک احاطہ ۹ مرلے قیمتی -/۳۰ واقع چک نمبر ۳۳۲ ج۔ب ضلع لائل پور کا بھی بلا شرکت غیر مالک ہوں۔

نمبر ۴:- ۴ گھماؤں اراضی قیمتی -/۸۰۰ روپیہ واقع دھنی دیو تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ میں سے چوتھے حصہ کا مالک ہوں۔

نمبر ۵:- ۲½ گھماؤں اراضی قیمتی -/۵۰۰ روپیہ واقع دھنی دیو تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ میں سے چوتھے حصہ کا مالک ہوں۔ یہ اراضی ہمارے پاس -/۵۰۰ روپے میں رہن ہے۔ جس میں میرا چوتھا حصہ مبلغ -/۱۲۵ روپے ہے مذکورہ بالا تمام جائداد کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور کرتا ہوں۔ اگر میری وفات پر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ اگر مجھے اس کے علاوہ کوئی آمد ہوئی تو اس کے ⅒ حصہ کو صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں داخل کرانے کا بصدق دل اقرار کرتا ہوں

العبد:- چوہدری محمد عبد اللہ خان نشان انگوٹھا ساکن چک نمبر ۳۳۲ ج۔ب لائل پور۔ گواہ شد:- عبد الرحمٰن احمدی انگلش ٹیچر چک نمبر ۳۳۳ ج۔ب لائل پور گواہ شد:- تاج الدین لائل پوری مولوی فاضل قادیان۔

نمبر ۴۳۰۳:- منکہ سرداری بی بی زوجہ محمد اسمٰعیل احمدی قوم ارائیں عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۱ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰/۱/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

میرا مہر مبلغ ساٹھ روپے بذمہ شوہر ہے۔ اور زیور مبلغ ۴۰ روپے ہے

العبد:- سرداری بی بی۔ گواہ شد:- محمد حسن مہاجر قادیان موصی نمبر ۱ گواہ شد:- سید غلام غوث پنشنر مہاجر گواہ شد:- محمد اسمٰعیل خاوند موصیہ

نمبر ۴۷۸۰:- میں عائشہ بی بی زوجہ سید محمد شاہ صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن لاوڑی کلاں ڈاکخانہ خاص ضلع لدھیانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰ مارچ ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائداد حسب ذیل ہے جس کی کل قیمت مبلغ یکصد چورانوے روپے تین آنے ہے۔

زیور طلائی جھمکے سوا دو تولہ قیمتی ۵۰ روپے

نتھ دو تنگ دتھیلی دو تولہ پانچ ماشہ قیمتی ۵۵ روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زیور نقرئی بانک جوڑا پچیس تولہ تین ماشہ قیمتی ۱۵/ ؎
کڑے جوڑہ ایک ستائیس تولہ تین ماشہ " ۳/ ؎
چوڑیاں چودہ عدد چونتیس تولہ تین ماشہ " ۳/۸
چوڑیاں چار عدد چودہ تولہ " ۲/

میرا حق مہر ۶۰ تھا۔ جو میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ اور وہ تمام کا تمام مسجد برلن کے چندہ میں دیدیا تھا۔ میں مذکورہ بالا جائداد (زیور) کے ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ جو للعہ ۵ کی رقم بنتی ہے جو میں اب اس وقت نقد ادا کر دیتی ہوں۔ میری وفات کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

العبد:۔ عائشہ بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ شیخ اصغر علی مہاجر بقلم خود گورنمنٹ پنشنر محلہ دارالفضل قادیان۔ گواہ شد:۔ سید محمد شاہ خاوند موصیہ ساکن لاڈری کلاں ضلع لدھیانہ حال وارد قادیان۔

نمبر ۷۸۳۴:۔ منکہ زینب بی بی زوجہ جان محمد قوم ککے زئی پیشہ زمیندارا عمر ۴۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۹۵ R/۱۰ ڈاکخانہ منٹگمری بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴/۶ / ۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں پیدائشی احمدی ہوں۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی ہوئی تھی۔ پھر حضرت خلیفہ اول و خلیفۃ المسیح الثانی کی بیعت میں داخل ہو کر تا دم تحریر اپنے سابقہ اعتقاد پر قائم ہوں۔ میں اپنی ذاتی جائداد کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ یکصد روپیہ داخل کر دوں گی۔ جو میرے زیورات کا عشر شمار ہو گا۔ میرے گذارہ کا حصر خاوند کی آمدنی پر ہے۔ اپنا چندہ وصیت جس قدر مجھے خاوند سے دستیاب ہو گا ادا کیا کروں گی۔ میرا خاوند بھی احمدی ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کی بیعت کی تھی اور ہر دو خلافت کا بھی مبائع ہے اس وصیت کے لکھنے کے بعد جو کچھ اور جائداد میری پیدا شدہ ثابت ہو گی۔ انجمن کو اختیار ہو گا کہ اس کا عشر حاصل کرے چونکہ میرا تمام زیور جس کی قیمت ۱۰۰/ ڈالی گئی ہے۔ میرا خاوند لے کر اپنے مصرف میں لا چکا ہے۔ اس کا عشر خاوند م ادا کرے گا۔ یا اس کی جائداد سے ادا ہو گا۔ یا میں خود ان سے لے کر ادا کر دوں گی

العبد:۔ زینب بی بی بقلم خود۔ گواہ شد:۔ جان محمد خاوند موصیہ
گواہ شد:۔ نیاز محمد احمدی برادر حقیقی جان محمد بقلم خود۔

نمبر ۷۸۵۴:۔ منکہ جندہ بی بی بیوہ اللہ بخش صاحب مرحوم قوم لڑکا پیشہ زمیندارہ عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۰۶ء ساکن موضع سمراہ ڈاکخانہ لودھراں ضلع ملتان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳/۳/۲۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری کل جائداد یکصد پانچ روپیہ ہے جس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ علاوہ ازیں میری کوئی جائداد نہیں۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی اور جائداد ثابت ہوئی۔ تو اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔

العبد:۔ جندہ بی بی نشان انگوٹھا گواہ شد:۔ خلیل احمد پسر موصیہ
گواہ شد:۔ اللہ بخش بقلم خود حال وارد قادیان ساکن شیخواہ ڈاکخانہ دنیا پور تحصیل لودھراں ضلع ملتان

مفرح یاقوتی

شادی ہو گئی آپ جو چیز چاہتے ہیں وہ یہ ہے

یہ مرد عورت کے لئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کے لئے ایک لاثانی دوا ہے۔ اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے آج ہی استعمال کر کے لطف زندگی اٹھائیے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کے لئے اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپے قیمت سنکر نہ گھبرائیے۔ نہایت ہی قیمتی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزا مثلاً سونا۔ عنبر۔ موتی۔ کستوری۔ جدوار اصیل یاقوت مرجان۔ کہربا۔ زعفران ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے علاوہ اس کے ہندوستان کے رؤسا۔ امراء و معززین حضرات کے بے شمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل و عیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اس کے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی اور منشی دوا شامل نہیں ہے۔ ... مفرح یاقوتی ... بجز ... وغیرہ پر نتیجہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہے مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اسکے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ دو ہفتہ کی خوراک دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں۔

قدرت کے دو عطیے

۱۔ پچاس اور ستر سال کی درمیانی عمر کے وہ بزرگ جو جوانی کی بہار کو دیکھنے کے آرزومند ہوں صرف ایک ہفتہ دوا استعمال کر کے قدرت حق کا ملاحظہ کریں۔ قیمت صرف دو روپے (۲/)

۲۔ پچاس سال سے نیچے کی عمر والے مرد۔ جوانمردی کا لطف اٹھائیں پہلی ہی خوراک میں جوانی کی بہار دیکھیں۔ قیمت صرف ۱/۴

فرمائش کے ہمراہ صحت اور عمر ضرور لکھیں۔

المشتہر:۔ مرزا مراد بیگ احمدی چک ۲۴۸ ڈاکخانہ جڑانوالہ ضلع لائلپور

مستورات کے فائدے کے واسطے یہ تحریر کیا جاتا ہے کہ اگر وہ کئی ایک علاج معالجہ کرانے کے باوجود ابھی تک اولاد کی نعمت سے محروم ہیں۔ تو وہ شفاخانہ رفاہ نسواں کی طرف فوراً رجوع کریں۔ شفاخانہ رفاہ نسواں کی مالکہ والدہ صاحبہ سید خواجہ علی جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ ہیں بے اولاد عورتوں کے علاج میں بہت پرانا تجربہ رکھتی ہیں بے شمار بے اولاد عورتیں انکی ادویہ سے صاحب اولاد ہو چکی ہیں اگر آپ اولاد چاہتی ہیں تو فوراً مفصل حالات مرض تحریر کر کے دوا طلب کریں انشاء اللہ ضرور آپ کی گود ہری ہو گی مکمل دوا کی قیمت ہر سال میں چار روپیہ زائد نہیں ہو گی محصولڈاک علاوہ سیلان الرحم یعنی سفید پانی کا جامع ہونا اس دوا کی قیمت ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک ہے پتہ:۔ شفاخانہ رفاہ نسواں قادیان پنجاب

اٹھرا کی بیماری کی دوائی مشہور نسخہ حضرت لقمان الملک حضرت خلیفۃ المسیح اول دواخانہ رفیق زندگی رجسٹرڈ قادیان سے خرید فرمائیں۔ فی تولہ ۱۰/ مکمل خوراک ۱۱ تولہ ہے اور محصولڈاک معاف حکیم عبدالعزیز مالک دواخانہ رفیق زندگی رجسٹرڈ۔ قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شملہ ۶ مئی۔ ایک کمیونک مظہر ہے۔ کہ ۴ اور ۵ مئی کی شب کو میر علی اور ٹل کے کیمپوں پر فائر کئے گئے۔ اور میر علی اور رزمک شاہ کے درمیان ٹیلیگراف کے تار کاٹے گئے۔ اس کے علاوہ اور کوئی واقعہ رونما نہ ہوا۔ ایک اور اطلاع مظہر ہے کہ ۲۳ اپریل اور ۳ مئی کے درمیان ہوائی حملوں اور فوج سے لڑائی کے دوران میں قبائلی لشکر کے ۲۰۰ اشخاص ہلاک اور ۱۵۷ مجروح اور ۱۱ زندہ گرفتار ہوئے۔

لاہور ۶ مئی۔ آج مال روڈ لاہور پر آتشزدگی کی ایک ہولناک واردات ہوگئی۔ آگ سردار بہادر ڈاکٹر کرتار سنگھ آنریری مجسٹریٹ کی نواحی دکانوں میں لگی۔ ان دکانوں میں سے ایک دکان میں ریشمی کپڑے کا بھاری سٹاک موجود تھا۔ دوسری دکان انگریزی مٹھائیاں بنانے والی ایک فرم نے کرایہ پر لے رکھی تھی۔ اور تیسری دکان میں ایک ہوٹل تھا۔ تینوں دکانیں جل کر خاکستر ہوگئیں۔ قریباً ۷۰ ہزار روپے کے نقصان کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔

پانی پت ۶ مئی۔ گذشتہ شب مسلمانوں کے ایک وفد نے سر سکندر حیات خان سے ملاقات کی۔ جو تین گھنٹہ تک رہی وفد نے وزیر اعظم سے درخواست کی کہ مصیبت زدہ مسلمانوں کو کچھ معاوضہ دینے کا بندوبست کیا جائے۔ وزیر اعظم نے ہندوؤں کو بھی ملاقات کا موقع دیا

کلکتہ ۶ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ ضلع ہگلی کے کارخانوں میں کام کرنے والے بعض [illegible] چلے گئے ہیں۔ کل صبح جگت دل اور بارک پور کے پانچ کارخانوں کے مزدوروں نے کام شروع کر دیا۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ جن کارخانوں میں ہڑتال ہوئی تھی۔ ان میں سے نصف میں کام شروع ہو چکا ہے۔ ضلع ہوڑہ کے بعض کارخانوں میں بھی کام شروع ہو گیا ہے۔

امرت سر ۶ مئی۔ نارائن ہوزری ملز چھ ہرٹہ کی ہڑتال کو آج چھٹا روز ہے۔ پونے ۳ سو مزدوروں میں سے اس وقت صرف ۲۰ مزدور کام پر لگے ہوئے ہیں۔ آج دوبارہ پکٹنگ کیا گیا۔

کلکتہ ۶ مئی۔ آج وزیر اعظم بنگال مسٹر اے کے فضل الحق نے لیبر لیڈروں اور کارخانہ داروں کے نمائندہ سے گفت و شنید کی۔ وزیر اعظم موجودہ ہڑتال کو ختم کرانے کی کوشش میں ہیں۔ حالات امید افزا معلوم ہوتے ہیں۔

لاہور ۶ مئی۔ اطلاع مظہر ہے کہ آج لاہور ہائی کورٹ میں مسٹر گابا کی ضمانت کو منسوخ کرنے کے لئے جب ایڈووکیٹ کی درخواست بغرض سماعت پیش ہوئی۔ تو ایڈووکیٹ جنرل نے کہا۔ کہ وہ اس کی پیروی کرنا نہیں چاہتے۔ چنانچہ درخواست مسترد کر دی گئی۔

بنوں ۶ مئی۔ اطلاع مظہر ہے کہ مسعودوں کا ایک گروہ موضع کلاچی اور اس کے نواحی دیہات کو لوٹنے کی غرض سے آیا۔ اطلاع ملنے پر سپاہیوں نے اسے گھیر لیا۔ دونوں طرف سے فائر کئے گئے۔ ۴ مسعود ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے۔ باقی ماندہ فرار ہوگئے۔

بنوں ۶ مئی۔ کل ٹوچی کیمپ پر گولیاں برسائی گئیں۔ جس کی وجہ سے ۲ خچر ہلاک ہوگئے۔ [illegible] ٹریفک کے لئے بند تھی اب کھول دی گئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ شمالی وزیرستان میں لشکر کی تعداد کم ہو رہی ہے۔

بمبئی ۶ مئی۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ آج صبح بمبئی کے ایک گنجان آباد علاقہ میں ایک چار منزلہ عمارت کو آگ لگ گئی۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ گزشتہ کئی سال میں آتشزدگی کی اتنی زبردست واردات نہیں ہوئی گورنر بمبئی لارڈ بریبورن خود جائے وقوعہ پر گئے۔ اب آگ پر قابو پا لیا گیا ہے۔ ابھی نقصان کا صحیح اندازہ نہیں لگایا جا سکا۔

کوئٹہ ۶ مئی۔ پرسوں شب کوئٹہ میں زلزلہ کا ایک معمولی سا جھٹکا محسوس کیا گیا۔ جو تقریباً ۵ سیکنڈ تک جاری رہا مکانوں کے دروازے اور کھڑکیاں ہلنے لگیں۔ لیکن کوئی نقصان جان و مال نہیں ہوا۔

لنڈن ۶ مئی۔ شاہی کمیشن فلسطین نے شہادتیں قلمبند کرنے کا کام ختم کر دیا ہے۔ کمیشن کے تازہ پرائیویٹ اجلاس میں لارڈ لائیڈ اور لائیڈ جارج کی شہادتیں لی گئیں۔

امرت سر ۶ مئی۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۶ آنے۔ نخود حاضر ۲ روپے آنے کھانڈ دیسی ۶ روپیہ ۸ آنے ۸ روپے ۸ آنے تک۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۹ آنے اور چاندی ۵۳ روپے ۴ آنے ہے

لنڈن ۶ مئی۔ ترکیہ نے اندرون ملک میں ہوائی آمد و رفت کو ترقی دینے کے لئے ایک انگریزی کمپنی کو سات نئے طیارے بنانے کا آرڈر دیا ہے گذشتہ سال تین طیاروں سے استنبول اور انقرہ کے درمیان آمد و رفت کا سلسلہ جاری کیا گیا تھا۔ اب اسے وسیع کیا جا رہا ہے۔

لنڈن ۶ مئی۔ آج مجلس عدم مداخلت کی سب کمیٹی کے اجلاس میں برطانیہ کی طرف سے تجویز پیش کی گئی کہ غیر محفوظ شہروں پر بمباری کئے جانے کو روکا جائے تمام ارکان نے اس تجویز کی تائید کی کہ متحارب فریقین سے اپیل کی جائے کہ وہ آئندہ لڑائی میں مقتضیات انسانی کو ملحوظ رکھیں۔

پونا ۶ مئی۔ سونیا ماروتی مندر کے قضیہ کے متعلق حکومت بمبئی نے ایک اعلان شائع کیا ہے کہ حکومت نے مندر میں راگ وغیرہ پر اس لئے پابندیاں عاید کیں۔ کہ گذشتہ سال میلہ کے موقع پر شہر میں شدید فساد رونما ہو گیا تھا۔ بلدیہ نے سمجھوتہ کے لئے بہت کوشش کی۔ مگر کوئی تصفیہ نہ ہو سکا۔ چنانچہ امن کے قیام کے لئے اس سال ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے امتناعی حکم جاری کر دیا۔ اب مندر کے منتظمین اس حکم کو مذہب میں مداخلت قرار دے رہے ہیں۔ لیکن یہ غلط ہے۔ حکومت نے جو کچھ کیا ہے امن عامہ کے لئے کیا ہے۔

لکھنؤ ۶ مئی۔ آج مسلم لیگ پراونشل پارلیمنٹری بورڈ کا اجلاس نواب محمد اسمٰعیل خان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں لیگ کے عوام سے رشتہ اتحاد پیدا کرنے کی مختلف تجاویز پر غور و خوض کیا گیا۔ اور اس غرض کے لئے چندہ فراہم کرنے کی سکیم مرتب کی گئی۔

بنوں ۶ مئی۔ اطلاع مظہر ہے کہ کرکی سے جن پانچ اشخاص کو اغوا کیا گیا تھا۔ ان میں سے ایک کو پٹھانوں نے چھوڑ دیا ہے۔ اور وہ واپس پہنچ گیا ہے۔ جس گروہ نے بہادر پور پر حملہ کیا تھا۔ فوج نے اسے تنجوری کے مقام پر روک لیا۔ زبردست لڑائی کے بعد گروہ کے چار اشخاص ہلاک اور ایک مجروح ہوا۔ پولیٹیکل ایجنٹ وانا نے احمدزئی کے ایک جرگہ سے ملاقات کی اور انہیں متنبہ کیا۔ کہ وہ فوج پر حملوں کا سلسلہ ترک کر دیں۔ چنانچہ انہوں نے پرامن رہنے کا وعدہ کیا۔

مدراس ۶ مئی۔ آج شام مدراس کارپوریشن کے اجلاس میں ایک ریزولیوشن پیش کیا گیا۔ کہ ملک معظم کے جشن تاجپوشی میں حصہ لیا جائے۔ لیکن اجلاس نے فیصلہ کیا کہ اس تقریب میں کوئی حصہ نہ لیا جائے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی